کا پہلا عالم جو مولانا اسلامی کہلاتا ہے وہ اس خطہ کا نومسلم عالم تھا جو فاتح سندھ محمد بن قاسم کا سفیر بن کر راجہ داہر کے دربار میں گیا تھا۔ یہ ولید بن عبدالملک کی خلافت کا دور تھا۔ جو ابھی حدیث کی صحیح تدوین نہ ہوئی تھی۔ اس دور میں صرف قرآن حکیم ہی ایک ایسی کتاب تھی جس سے عام طور پر اسلامی تعلیمات کو حاصل کیا جاتا تھا۔ جیسے جیسے اسلامی علوم کی تالیف کا دور شروع ہوا تو یہاں ایسے بڑے بڑے محدث پیدا ہوئے جو صحاح ستہ کے بعض مؤلفین کے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ منصورہ میں امام داؤد ظاہری کے پیروکار محدثین نے فقہ داؤدی یا ظاہری میں کتابیں تالیف فرمائیں اور تیسری صدی ہجری کے اوسط میں قرآن مجید کا سندھی ترجمہ لکھا گیا۔ بارہویں صدی ہجری اسلامی علوم کے عروج کی صدی تھی، امام ابوالحسن کبیر سندھی محشی صحاح ستہ و مسند امام احمد بن حنبل مخدوم ابوالطیب مدنی، مخدوم ضیاء الدین، مخدوم محمد معین اور مخدوم محمد ہاشم سندھی ایسے محدث اور فقہاء پیدا ہوئے جن پر نہ صرف سندھ بلکہ عالم اسلام کو بھی ناز ہے مگر افسوس کہ ان کا کوئی مستقل تذکرہ آج تک نہیں لکھا گیا۔ ہم نے تاشیدایز دی کے ساتھ سندھ کے چودہویں صدی کے اختتام تک کے علماء کا تذکرہ ہر صدی کے صورت میں لکھ دیا ہے جو اب طباعت کے مراحل میں ہے الولی کے قارئین سے التماس ہے کہ اس سلسلہ میں ہمیں اپنے خیالات اور مشوروں سے نوازیں تو یہ بڑی علمی امداد ہوگی۔